السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا بڑا بھائی نماز ادا نہیں کرتا۔ کیا اس سے صلہ رحمی کروں یا نہیں؟ خیال رہے کہ وہ فقط میرا پدری (سوتیلا) بھائی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص دیدہ دانستہ نماز چھوڑتا ہے وہ کافر ہے، علماء کے دو اقوال میں سے صحیح تر قول کے مطابق اس کا کفر اکبر ہے جبکہ وہ نماز کے وجوب کا اقراری بھی ہو۔ جو شخص نماز کے وجوب کا منکر ہے وہ تمام اہل علم کے نزدیک کافر ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَاسُ الاَمرِ الاسلَامُ، وعَمُودُه الصَّلاۃُ، وذِروۃُ سنامہ الجھادُ فی سَبیلِ اللّٰہ))

''امور دین کا اصل اسلام (شہادتین) ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔''

امام احمد اور ترمذی نے اسناد صحیح کے ساتھ اس کی تخریج کی ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَینَ الرَّجُلِ وَبَینَ الکُفرِ وَالشِّرکِ تَرکُ الصَّلَاۃ))

''نماز چھوڑنے سے آدمی کا کفر و شرک سے فاصلہ ختم ہو جاتا ہے۔''

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((العھد الذی بیننا وبینھم الصلاۃ، فمن ترکھا فقد کفر))

''ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان عہد نماز ہے۔ جس نے اسے چھوڑا، وہ کافر ہوا۔

اس حدیث کو امام احمد اور اہل السنن نے صحیح اسناد کے ساتھ نکالا ہے۔''

تارک نماز اس لیے بھی کافر ہے کہ وہ اللہ، اس کے رسول اور اہل علم وایمان کے اجماع کو جھٹلانے والا ہے۔ لہٰذا اس کا کفر اکبر و اعظم ہے۔ بخلاف اس شخص کے جو نماز کو معمولی سمجھتے ہوئے اس کا تارک ہے۔ دونوں صورتوں میں مسلمانوں کے حکام پر لازم ہے کہ وہ تارک نماز سے توبہ کرائیں۔ اگر وہ توبہ کر لے تو فبہا، ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔ کیونکہ اس بارے میں دلائل موجود ہیں۔

نماز کے تارک سے بائیکاٹ لازم ہے اور جب تک وہ اس کام سے باز نہ آئے اس کی دعوت بھی قبول نہ کی جائے۔ تاہم اسے نصیحت کرتے رہنا، حق کی طرف دعوت دینا اور اللہ تعالیٰ کی ان سزاؤں سے ڈرانا لازم ہے جو ترک نماز کی بنا پر دنیا اور آخرت میں مترتب ہوتی ہیں۔ شاید وہ توبہ کر لے اور اللہ اسے معاف فرما دے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 100

محدث فتویٰ